(جناب فاطمہ زہرہ سلام اللہ علیہا کے یومِ ولادت کی مناسبت سے

آپ کے فضائل کی احادیث، اشعار اور قصاید کا مجموعہ)

انا اعطینک الکوثر

فصل لربک وانحر

ان شانئک هو الابتر

مرتب

خسرو قاسم

ہدیۂ کوثر

(جناب فاطمہ زہرہ سلام اللہ علیہا کے یومِ ولادت کی مناسبت سے
آپ کے فضائل کی احادیث، اشعار اور قصاید کا مجموعہ)

مرتب
خسرو قاسم

ناشر
امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت)
موڈاسہ، گجرات، انڈیہ
(M) 85110 21786

نام کتاب	:	**ہدیۂ کوثر**
مرتب	:	خسرو قاسم
صفحات	:	۵۶
کمپوزنگ	:	مشکوٰۃ کمپیوٹرس، علی گڑھ، 9897674550

ملنے کا پتہ

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت)

موڈاسہ، گجرات، انڈیہ

فاؤنڈر اینڈ چریمین

ڈاکٹر شہزاد حسین قاضی

(M) 85110 21786

سورة الکوثر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

إِنَّا أَعۡطَيۡنَاكَ الۡكَوۡثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ o إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡأَبۡتَرُ o

ترجمہ: - بیشک ہم نے دی تجھ کو کوثر۔ سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے اور قربانی کر۔ بیشک جو دشمن ہے تیرا وہی رہ گیا پیچھا کٹا۔

خلاصہ تفسیر:

بیشک ہم نے آپ کو کوثر (جنت کی ایک حوض کا نام بھی ہے اور ہر خیر کثیر بھی اس میں شامل ہے) عطا فرمائی ہے (جس میں دنیا و آخرت کی ہر خیر و بھلائی شامل ہے دنیا میں دین اسلام کی بقاء و ترقی اور آخرت میں جنت کے درجاتِ عالیہ سب داخل ہیں) سو (ان نعمتوں کے شکر میں) آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیۓ (کیونکہ سب سے بڑی نعمت کے شکر میں سب سے بڑی عبادت چاہیے اور وہ نماز ہے) اور (تکمیل شکر کے لیے جسمانی عبادت کے ساتھ مالی عبادت یعنی اُسی کے نام کی) قربانی کیجئے (جیسا دوسری آیتوں میں عموماً نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا حکم ہے اس میں زکوٰۃ کے بجائے قربانی کا ذکر شاید اس لیے اختیار کیا گیا کہ قربانی میں مالی عبادت ہونے کے علاوہ مشرکین اور مشرکانہ رسوم کی عملی مخالفت بھی ہے کیونکہ مشرکین بتوں کے نام کی قربانی کیا کرتے تھے۔ آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے قاسم کی بچپن میں وفات پر بعض مشرکین نے جو یہ طعنہ دیا تھا کہ ان کی نسل نہ چلے گی اور اُن کے دین کا سلسلہ جلد ختم ہو جائے گا، اس کا جواب ہے کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ بے

نام ونشان نہیں ہیں بلکہ) بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے (خواہ ظاہری نسل اس دشمن کی چلے یا نہ چلے لیکن دنیا میں اس کا ذکر خیر باقی نہیں رہے گا، بخلاف آپ کے کہ آپ کی اُمت اور آپ کی یادنیک نامی، محبت واعتقاد کے ساتھ باقی رہے گی، اور یہ سب نعمتیں لفظ کوثر کے مفہوم میں داخل ہیں۔ اگر پسری اولاد کی نسل نہ ہو نہ سہی، جو نسل سے مقصود ہے وہ آپ کو حاصل ہے یہاں تک کہ دنیا سے گزر کر آخرت تک بھی، اور دشمن اس سے محروم ہے)۔

معارف ومسائل:

شانِ نزول : ابن ابی حاتم نے سدی سے اور بیہقی نے دلائلِ نبوت میں حضرت محمد بن علی بن حسینؓ (امام محمد باقرؒ) سے نقل کیا ہے کہ جس شخص کی اولاد ذکور مرجائے اُس کو عرب اَبْتر کہا کرتے تھے یعنی مقطوع النسل۔ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے قاسم یا ابراہیم کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تو کفار مکہ آپ کو ابتر کہہ کر طعنہ دینے لگے ایسا کہنے والوں میں عاص بن وائل کا نام خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے اس کے سامنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جاتا تو کہتا تھا کہ اُن کی بات چھوڑو یہ کچھ فکر کرنے کی چیز نہیں کیونکہ وہ ابّتر (مقطوع النسل) ہیں جب اُن کا انتقال ہو جائیگا ان کا کوئی نام لینے والا بھی نہ رہے گا، اس پر سورۂ کوثر نازل ہوئی (رواہ البغوی، ابن کثیر ومظہری)۔

خلاصہ یہ ہے کہ کفار مکہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پسری اولاد نہ رہنے کے سبب ابتر ہونے کے طعنے دیتے تھے یا دوسری وجوہ سے آپ کی شان میں گستاخی کرتے تھے اُن کے جواب میں سورۂ کوثر نازل ہوئی ہے جس میں اُسے طعنوں کا جواب بھی ہے کہ صرف اولاد نرینہ کے نہ رہنے سے آپ کو مقطوع النسل یا مقطوع الذکر کہنے والے حقائق سے بے خبر ہیں۔ آپ کی نسل نسبی انشاء اللہ دنیا میں تاقیامت باقی رہے گی اگر چہ دختری اولاد سے ہو۔ (تفسیر معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

اس لحاظ سے کوثر سے مراد جنابِ سیدہ کائنات فاطمہ زہرہ ہیں کیوں کہ سرکارِ

دو عالم ﷺ کی ذریتِ طاہرہ آپ کے ہی ذریعہ دنیا میں باقی ہے۔ آپ کی اولادِ طاہرین میں ایسی ایسی مبارک ہستیاں ہیں جو ہدایت کی دنیا کے آفتاب ومہتاب ہیں جن میں سب سے پہلے جوانانِ جنت کے سردار سیدنا حسنؓ وحسینؓ ہیں۔ اس کے بعد باقی آئمہ طاہرین اہل بیت جیسے امام زین العابدین، امام باقر، امام جعفر صادق، امام کاظم اور امام رضا علیہم السلام۔ الحمدللہ اس وقت بھی پوری دنیا میں کثرت سے ساداتِ کرام موجود ہیں اور اگر کوئی تاریخ اسلام کا بغور جائزہ لے تو دین کی خدمت جتنی ساداتِ کرام کے ذریعہ ہوئی ہے اتنی اوروں کے ذریعہ نہیں ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ہی بڑے بڑے اولیاء کرام جیسے سیدنا عبدالقادر جیلانی، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیاء اور سید میر علی ہمدانی ہوئے ہیں جن کے دستِ اقدس پر لاکھوں لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے اور انشاءاللہ قیامت تک یہ سلسلہ رہے گا یہاں تک یہ شرف بھی سیدہ کائنات کو حاصل ہے کہ آپ کے ایک فرزند ''امام مہدی علیہ السلام'' کی امامت میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا کریں گے۔ درحقیقت کوثر سیدہ فاطمہ ہی ہیں۔

امام فخر الدین رازی کا بھی یہی قول ہے:

امام رازی کہتے ہیں: کوثر سے نبی اکرم ﷺ کی اولاد مراد ہے۔ مفسرین کہتے ہیں: کیوں کہ یہ سورت ان لوگوں کی تردید کے لیے نازل ہوئی ہے جو آپ ﷺ کو عدم اولاد کا طعنہ دیا کرتے تھے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ آپ کو ایسی نسل عطا کرے گا جو ہمیشہ باقی رہے گی۔ چنانچہ دیکھئے کتنے اہل بیت قتل کیے گئے، اس کے باوجود دنیا اُن سے بھری ہوئی ہے اور بنی امیہ کا کوئی آدمی نہیں بچا ہے جو قابل ذکر ہو۔ مزید براں یہ بھی دیکھئے کہ اس نسل میں امام باقرؒ، امام صادقؒ، امام کاظمؒ، امام رضا اور نفس زکیہ علیہم السلام جیسے کتنے اکابر پیدا ہوئے۔ (تفسیر کبیر فخر الدین رازی، تفسیر سورہ کوثر)

فضائل سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

۱- ''حضرت ابوسعید خدریؓ نے اللہ تعالی کے اس ارشادِ مبارکہ......اے اہلِ بیت اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کردے...... کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن، اور حضرت حسینؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔'' (طبرانی المجم الاوسط رقم ۳۴۵۶، تفسیر طبری، ج ۲۲، ص ۶)

۲- ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اس نے اللہ تعالی سے میری زیارت کی اجازت لی اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دیکہ فاطمہ میری امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔'' (طبرانی المجم الکبیر رقم ۱۰۰۶، بخاری تاریخ کبیر رقم ۴۲۸، ذہبی سیر اعلام النبلاج ۲، ص ۱۲۷)

۳- حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تمھیں اس بات پر خوشی نہیں کہ تم اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تمہارے دونوں بیٹے جنت کے تمام جوانوں کے۔'' (مجمع الزوایدج ۹ص ۲۰۱، مسند البز ار، رقم ۸۸۷)

۴- ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔'' (فردوس الاخبار، رقم ۱۳۸۵، کنز العمال، رقم ۳۴۲۲۷)

۵- ''حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ

فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔'' (المستدرک امام حاکم)

۶- ''محمد بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔'' (فضائل الصحابہ احمد بن حنبل ، رقم ۱۳۲۶، مصنف ابن ابی شیبہ رقم ۳۲۲۶۹)

۷- ''حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں حضرت علی المرتضیٰؓ سب سے زیادہ محبوب تھے۔'' (ترمذی، رقم ۳۸۶۸، سنن نسائی، رقم ۸۴۹۸)

۸- ''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرمؐ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپؐ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔'' (ترمذی رقم ۳۸۷۲، سنن ابوداود رقم ۵۲۱۷)

۹- ''حضرت مسعور بن مخرمہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخِ ثمر بار ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۳۳۲، مستدرک حاکم، رقم ۴۷۳۴، سیر اعلام النبلا، ج ۲، ص ۱۳۲، فتح الباری، ج ۹، ص ۳۲۹)

۱۰- ''حضرت علی رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔'' (المستدرک امام حاکم ، رقم ۴۷۳۰، طبرانی المعجم الکبیر رقم ۱۸۲، اسد الغابہ، ج ۷ ص ۲۱۹)

۱۱- ''حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسینؓ سے فرمایا: جو تم سے لڑے کا میں اس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔'' (صحیح ابن حبان رقم ۶۹۷۷، طبرانی المعجم الاوسط ۲۸۵۴، اسد الغابہ، ج ۷، ص ۲۲۰)

۱۲- ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم اہلِ بیت سے بغض رکھا تو وہ منافق ہے۔'' (فضائل الصحابہ احمد بن حنبل رقم ۱۱۲۶، الریاض النضرہ محبّ طبری، ج ۱، ص ۳۶۲، تفسیر الدر المنثور، ج ۷، ص ۳۴۹)

۱۳- ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے۔ یہ حق ہے حق ہے۔'' (فردوس الاخبار رقم ۱۳۵، سخاوی استجلاب، ص ۹۹)

۱۴- ''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبرئیل میرے پاس صاحبِ عرش کا کیا پیغام لائے ہیں؟ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔'' (ذخائر العقبیٰ، ص ۷۱، بحوالہ، تاریخ بغداد و تاریخ ابن عساکر)

۱۵- حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف سے ہوتا ہے سوائے اولادِ فاطمہ کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔'' (فضائلِ الصحابہ احمد بن حنبل، رقم ۱۰۷۰، طبرانی معجم الکبیر، رقم ۲۶۳۱)

۱۶- ''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تو مجھ سے

ملے گی۔'' (فضائل الصحابہ، احمد بن حنبل، رقم ۱۳۴۵، حلیۃ الاولیا، ج ۲، ص ۴۰)

۱۷- ''حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکالو تا کہ فاطمہ بنت مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔'' (مستدرک حاکم رقم ۴۷۲۸، اسدالغابہ، ج ۷، ص ۲۲۰)

۱۸- ''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔'' (تاریخ ابن صاکر ج ۱۰، ص ۳۵۳، مستدرک امام حاکم رقم ۴۷۲۷)

۱۹- ''حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ سے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسن وحسین) اور یہ سونے والا (حضرت علیؓ، کیوں کہ اس وقت آپ سو کر اٹھے ہی تھے) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔ مسند احمد بن حنبل، ج ا، ص ۱۰۱، مسند براز، رقم ۱۱۸۳، مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۶۹)

۲۰- ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل ان کے بابا صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی شخص کو نہیں پایا۔'' (طبرانی المعجم الاوسط رقم ۲۷۲۱، مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۲۰۱)

القابِ سیدہ فاطمہ زہرہ سلام اللہ علیہا

شیخ ذبیح محلاتی نے کتاب خصائص فاطمیہ سے حضرت فاطمہ زہراؑ کے ایک سو پینتیس (۱۳۵) لقب منضبط کیے ہیں۔ جن میں سے کچھ یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔

آیة اللّٰہ	اللہ کی نشانی
احدی الکبر	ایک بڑی شخصیت
ارومة العناصر	تمام عناصر کی اصل
بقیة النبوة	نبوت کی شان
بهجة الفواد	دلوں کی بہار
برزخ النبوة والولایة	نبوت وولایت کا پُل
ثمرة النبوة	نبوت کا پھل
جمال الأباء	آباءواجداد کا جمال
حبیبة المصطفیٰ	مصطفیٰ کی چہیتی
حظیرة القدس	بہت مقدس
خامسة اهل العباء	اھل عباء کی پانچویں شخصیت
درة التوحید	توحید کا موتی
الدرة الشامخة	بڑا موتی
ربیبة المکرمة	خاتونِ مکرم کی پروردہ
زجاجة الوحی	آئینہ وحی
سفینة النجاة	کشتیِ نجات

شرف الأبناء	بیٹوں کے لیے باعثِ شرف
الشمس المضیئة	آفتاب تابناک
صاحبة المصحف	مصحف بردار
الصادقة فی السرو العلن	خفیہ اور علی الاعلان ہر دو حالت میں سچ بولنے والی
انبة الصفور	خالی ہاتھ لوگوں کا مرجع
اعزالبریة	مخلوق میں سب سے معزز
بضعة الرسولؐ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گوشۂ جگر
بیضاء	روشن
باکیة العین	نم آنکھوں والی
تفاحة الفردوس	جنتی سیب
ثالثة الشمس والقمر	سورج و چاند کا تیسرا جزء
الجمیلة الجلیلة	جلالت وخوبصورتی والی
حاملة البلوی	آزمائشوں کو برداشت کرنے والی
حجة الله الکبریٰ	اللہ کی عظیم حجت
الخیرة من الخیر	بہترین لوگوں میں چنندہ
دعوة مستجابة	دعاء مستجاب
الدرة المنضده	مرتب یا مضبوط موتی
ریحانه النبی	نبی کا پھول
الرشیده	نیک
زین الفواطم	تمام فواطم کی زینت
سلالة الفخر	جوہرِ افتخار

الشهيدة	شہیدہ، گواہی دینے والی
صفوة الشرف	شرف خالص
الصابره	صبر کرنے والی
صدف الفخار	فخر کرنے والوں کی انتہاء
العارفة بالاشياء	چیزوں کی پرکھ رکھنے والی
عقيلة الرسالت	رسالت کا ادراک رکھنے والی
العابدة التقية	عبادت کرنے والی، متقیہ
عين الحجة	اصل دلیل
العفيفة	عفت و پاکدامنی والی
الفاضلة	فاضلہ
القانتة	اطاعت کرنے والی
القائمة فی الليل	رات میں تہجد پڑھنے والی
كلمة التقوى	کلمہ تقویٰ
معدن الحكمة	مرکز حکمت
المضطهدة	غالب ہونے والی
الميمونة	مبارک
محترمة القلب	دل کے لیے باعثِ احترام
النبيلة	شریف
وديعة الرسول	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت
دعاء المعرفة	دعائے معرفت
ينابيع الحكمة	سرچشمہ حکمت

الصائمة فی النهار	بکثرت روزے رکھنے والی
عدیلة مریم الکبریٰ	مریم کبری کی ہم سر
العالمة	عالمہ، جاننے والی
عین الحیٰوۃ	چشمۂ حیات
عروۃ الوثقی	مضبوط زنجیر
فخر الائمة	فخر ائمہ
القانعة	قناعت کرنے والی
قرار القلب	دل کا سکون
کلمة الله القامة	اللہ کا بلند کلمہ
الکلمة الطیبة	پاکیزہ کلمہ
المتهجدة	تہجد پڑھنے والی
الممتحنة	امتحان لینے والی
المظلومة	مظلومہ
المعصومة	معصوم
النعمة الجلیلة	عظیم نعمت
نور الانوار	نور انوار
الو حید ۃ الفریدۃ	منفرد و یکتا
ینبوع العلم	سرچشمۂ علم

اسمائے حضرتِ فاطمہؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللهم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد و بارك وسلم۔

اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور برکتیں وسلامتی نازل فرما۔

کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب میں ایک قلمی نسخہ ''اسمائے حضرت فاطمہ زہرا'' بہت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے، اس کی جلد مذہب، سرلوح طلائی، اور حاشیہ نصف انچ چوڑا منقش اور سنہری ہے۔ ہر ایک صفحہ دو حصے پر مشتمل ہے، اور ہر حصہ میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے اسمائے گرامی میں سے دو دو کر کے لکھے ہیں۔

فاطمة زهرا	فاطمہ زہراؑ
مستورة دانية	پاکدامن آسودہ زندگی والی
محرره ولية	خدا کی عبادت کے لیے وقف ولیہ
محروسة مصلية	طویل مدت تک نماز پڑھنے والی
جليلة عالية	عالی مقام و عظیم المرتبت
سالمة سليمة	صحیح وسالم
حليمة حسيبة	بھروسے والی، بردبار
خيبة مشفقة	محروم و مشفق
طاهرة مطهرة	پاک اور پاک کرنے والی
مبرورة مرحومة	مبارک اور معدن رحمت

طيبة مطيبة	پاکیزہ اور پاکیزہ بنانے والی
طيبة صالحة	مبارک و نیک
متحمدة مفخرة	تعریف کے لائق فخر کرنے والی
ممجدة كريمة	نیک اور بڑا بنانے والی
فاضلة رحمة	فاضل ورحمت
شريفة عاليه	شریف وعالی
باسطة محرمة	کشادہ دست (جودوسخا والی)، محترم
داعيه شافعة	داعی وشفاعت کرنے والی
واضحة جاهدة	روشن اور محنت کرنے والی
وجيهة شهودة	بارعب گواہی دینے والی
مدينة عربية	مدنی عربی
تهامية عاصمة	تہامی اور مرکز اصلی
مخبرة واقعة	واقعی باخبر رہنے والی
الزهراء أُم السبطين	دونوں نواسوں کی ماں زہرا
بتول	بتول
زاهداة عابده	زہد اختیار کرنے والی عابدہ
ركيعة معصومة	معصوم رکوع کرنے والی
صائبة صابرة	دیندار صابرہ
صفية رفيعة	پاکیزہ وبلند مرتبہ
حليمة حكيمة	بردبار اور حکمت والی
نسيبة جميلة	نسب والی، خوبصورت

ظاهرة　باطنة	ظاہر و باطن
مغفورة	مغفورہ
هادية　مهدية	ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والی
محمدة　محمودة	تعریف کی جانے والی تعریف کی ہوئی
مصلحة　مسبحة	اصلاح کرنے والی تسبیح بیان کرنے والی
مهلكة　مكرمة	لا الہ کہنے والی اور کرم باٹنے والی
مكبرة　قازية	تکبیر کہنے والی عیب سے دور رہنے والی
وصلة　وصيلة	صلہ رحمی کرنے والی
عليمة　فاتحة	جاننے والی ابتدا کرنے والی
معلمة　رعية	معلم و ذمہ دار
شفيعة　مشفعة	شفاعت کرنے والی
منعمة　قرشة	انعام کرنے والی قریشی
صاحبة　حاضرة	دوست، حاضر رہنے والی
نور صفاته　بضعة	حضور ﷺ کی نورانی ہم صفت اور اُن کی روشن لخت جگر
حبيب الرحمن	رحمٰن کی محبوب
فخر السوزان الاحزان	غمزدوں کے لیے فخر
صلى الله علىٰ ابيها و بعلهاو بارك وسلم	اللہ ان کے والد و شوہر پر درود بھیجے اور برکتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

منظوم القاب خاتون جنت

القاب بنت المصطفیٰ کثیرة
نظمت منها نبذة یسیرة
القاب بنت مصطفیٰ ہیں بے حد و بے شمار
کچھ نقل کر رہا ہوں منظّم بہ اختصار

نفسی فداها و فدا بیها
و بعلها الولی مع بنیها
خود ان پہ اور ان کے پدر پر فدا یہ جاں
شوہر پہ اور پسر پہ بھی قرباں میں بے گماں

سیدة انسة حوراء
انورية حانية عذراء
حوروں کے درمیان ہیں انسیہ سیدہ
کہتے ہیں ان کو حانیہ عذرا و نوریہ

کریمة رحیمة شهیدة
عفیفة قانعة رشیدة
بی بی کریمہ اور رحیمہ شہیدہ ہیں
اوصاف قانعہ و عفیفہ رشیدہ ہیں

شریفة حبیبة محترمة
صابرة، سلیمة مکرمة
ہیں محترم شریفہ حبیبہ خدا کی ہیں
اور صابرہ سلیمہ مکرم سدا کی ہیں

میمونة منصورة محتشمة
جمیلة جلیلة معظمة
میمونہ ہیں جلیلہ جمیلہ بھی ہے لقب
یعنی معظّمہ ہیں وہ منصورہ بادب

حاملة البلوی بغیر شکوی
حلیفة العبادة والتقوی
سہہ کر مصیبتیں بھی گِلے کو نہ لب کھلے
تقویٰ شیم عبادتوں میں روز و شب کٹے

حبیبة البلوی وبنت الصفوه
رکن الهدی و آیة النبوة
صفوت کی لاڈلی ہیں مصائب پسند ہیں
رکن ھدی، نبی ﷺ کے علائم دو چند ہیں

شفیعة العصاة ام الخیرة
تفاحة الجنة و المطهرة
بنیاد نیکیوں کی گناہگاروں کی شفیع
پاکیزہ اور سیب جناں کی طرح نقیع

سیدۃ النساء بنت المصطفیٰ ﷺ — **صفوۃ ربھا و موطن الھدی**

سردار عورتوں کی ہیں وہ بنت مصطفیٰ — اپنے خدا کی منتخب اور مرکز ھدی

قرۃ عین المصطفیٰ ﷺ و بضعتہ — **مھجۃ قلبہ کذا البقیۃ**

خنکی چشم مصطفیٰ ﷺ ہیں بضعۃ الرسول — دھڑکن نبی کے دل کی بقیہ بھی ہیں بتول

حکیمۃ فھیمۃ عقیلۃ — **محزونۃ مکروبۃ علیلۃ**

کہیے حکیمہ اور فہیمہ عقیلہ بھی — ہیں مبتلاء کرب حزینہ علیلہ بھی

عابدۃ زاھدۃ قوّامۃ — **باکیۃ صابرۃ صوّامۃ**

وہ عابدہ ہیں زاہدہ با کثرت قیام — باکیہ صابرہ بھی اور صائم الدوام

عطوفۃ رؤوفۃ حنانۃ — **البرۃ الشفیقۃ الدنانۃ**

حنانہ اور عطوفہ رؤوفہ ہے ان کا نام — گریاں ہیں نیکو کار شفیقہ بہ حد تمام

بدر تمام غرہ غراء — **روح ابیہ درۃ بیضاء**

بدر تمام غرۃ غرا لقب بھی ہیں — روح پدر ہیں اور در بیضاء بہ لب بھی ہیں

واسطۃ قلادہ الوجود — **درۃ بحر الشرف والجود**

بالواسطہ وجود کا جوہر انھیں کہو — جو دو و شرف کے بحر کا گوہر انھیں کہو

ولیۃ اللہ وسر اللہ — **امینۃ الوحی وعین اللہ**

اللہ کی ولیہ ہیں راز خدا بھی ہیں — ہمراز وحی و ہم سخن مرتضیٰ بھی ہیں

مکینۃ فی عالم السماء — **جمال الآباء شرف الابناء**

وہ عالم سماء کی مکینہ ہیں اکطرف — آبائی ہے جمال تو ابناء کا شرف

درۃ بحر العلم و الکمال — **جوھرۃ ذی الجلال**

بی بی دراصل گوہر علم و کمال ہیں — حق یہ ہے آپ جو ہر عز و جلال ہیں

قطب رحی المفاخر السنیۃ — **مجموعۃ المآثر العلیۃ**

دار و مدار شہرت آفاق ذات ہیں — مجموعۂ خزانۂ عالی صفات ہیں

مشکوٰۃ نور اللہ والزجاجۃ — کعبۃ الآمال لا ھل الحاجۃ
مشکواۃ نورحق ہیں اجالوں کے واسطے — ہیں کعبۂ امید گداؤں کے واسطے

لیلۃ قدر لیلۃ مبارکۃ — ابنۃ من صلت بہ الملائکۃ
برکت کی رات اور ہیں شب قدر کا وجود — بیٹی ہیں اس کی جس پہ ملائک پڑھیں درود

قرار قلب امھا المعظمۃ — عالیۃ المحل سر العظمۃ
اپنی عظیم ماں کے وہ دل کا قرار ہیں — عالی محل ہیں سر عظیم الوقار ہیں

☆ اس کا منظوم ترجمہ مولانا ضمیر الحسن صاحب، بنارس نے کیا ہے۔

الزهراء فاطمةؓ فی کلمات المحققین

حضرت فاطمہ زہراء کے سلسلہ میں محققین کے اقوال

١ - الحافظ أبو نعيم الأ اصفهانی، ومن ناسكات الأ صفياء وصفيات الأ تقياء فاطمة رضى الله تعالیٰ عنها، السيدة البتول، البضعة الشبيهة بالرسول، ألوط أولاده بقلبه لصوقاً، وأولهم بعد وفاته لحوقا، كانت عن الدينا ومتعتها عازفة، وبغوامض عيوب الدنيا وا ٰ فاتها عارفة (كتاب حلية الأ ولياء)

١- حافظ ابونعیم اصفہانی کہتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا بڑی منتخب زاہدین وعبادت گذاروں میں سے ہیں، رسول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے مشابہ ان کی گوشہ جگر ہیں، آپ کی اولاد میں آپ سے سب سے زیادہ آپ کے دل کے قریب رہنے والی ہیں، اور آپ کی وفات کے بعد سب سے پہلے آپ سے جا ملنے والی ہیں، دنیا اور اس کے عیش وآرام سے بے نیاز اور اس کے آفات کے غموض کو جاننے والی ہے۔

(کتاب حلیۃ الاولیاء)

٢ - الاستاذ توفيق أبو علم، كانت رضى الله عنها، كريمة الخليفة، شريفة الملكة، نبيلة النفس، جليلة الحس، سريعة الفهم، مرهفة، الذهن، جزلة المروءة، غراء المكارم، فياحة نفاحة، جريئة الصدر، رابطة الجأش، حمية الأنف، نائية عن مذاهب العجب،

وکانت فی الذروة العالیة، من العفاف والتصاد ق، طاهرة الذیل، عفیفة المئزر، عفیفة الطرف، انها سلیلة شرف لامنازع لها فیه من واحدة من بنات حواء فمن تراه، واکتفائها بشرفها کأنها فی عزلة بین أبناء آدم وحوا۔ (کتاب أهل البیت)

۲- استاذ توفیق ابوعلم کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ شریف جانشین، کرامت وشرافت کی مالک کریم النفس، بہت زیادہ محسوس کرنے والی، بہت تیز سمجھنے والی، مرتبط افکار اور غیرت رکھنے والی تھیں، اور کبر کے تمام طور طریقوں سے بالکل دور تھیں، صدق وعفت، طہارت و پاکیزگی کے بلند و بالا مقام پر فائز ہیں، آپ ایک ایسے شرف کی بنیاد ہیں جس میں کوئی بھی بنت حوا آپ سے منازعت کرنے والی یعنی ہمسری کا دعویٰ کرنے والی نہیں، آپ کے شرف کے لیے کافی ہے کہ آپ آدم وحوا کے درمیان بالکل جداگانہ شخصیت کی مالک ہیں۔ (کتاب اہل البیت)

۳- العلامة ابن شهر آشوب، وقلنا الصدیقة بالأ قوال، والمبارکة بالأ حوال، والطاهرة بالأ فعال، الزکیة بالعدالة، والرضیة بالمقالة، والمرضیة بالدلالة، المحدثة بالشفقة، والحرة بالنفقة، والسیدة بالصدقة، الحصان بالمکان، والبتول فی الزمان، والزهراء بالا حسان، مریم الکبری فی الستر، و فاطم بالسر، وفاطمة بالبر، النوریة بالشهادة، والسماویة بالعبادة، والحانیة بالزهادة، والعذراء بالو لادة ،الزاهدة الصفیة، العابدة الرضیة، الراضیة المرضیة، المتهجدة الشریفة، القانتة العفیفة، سیدة النسوان، وحبیبة حبیب الرحمن، المحتجبة عن خزان الجنان، وصفیة الرحمن، انبة خیر المرسلین، و قرة عین سید الخلائق أ جمعین، ووسطة العقد بین سیدات نساء العالمین، والمتظلمة بین یدی العرش یوم الدین،

ثـمـرة الـنبـوة، وأم الأئـمة و زهـرة فـواد شفيع الأمة، الزهراء الـمحترمة، والـغـراء المحتشمة، المكرمة تحت القبة الخضراء، والا نـفية الـحـوراء، والبتـول الـعذراء، ست النساء وارثة سيد الأ نبيـاء، وقـرينة سيـدالأوصيـاء ، فـاطـمة الـزهـراء ، الصديقة الـكبـرىٰ،راحة روح الـمـصـطـفـى، حـامـلة البلوى من غير فزع ولاشكـوى، صـاحبة شـجرة طوبى، ومن أنزل فى شأنها وشان زوجهـا وأولادهـا سـورة هل أتى ، ابنة النبى، وصاحبة الوصى، وأم السبـطيـن ، وجـدة الأئـمة، وسيـدة الـمـفـقـود ، الكـريمة الـمـظلومة الشهيدة، السيدة الرشيدة، شقيقة مريم، ابنة محمد الأ كـرم، المفطومة من كل شر، المعلومة بكل خير، المنعونة فى الأ نـجيـل ، الموصوفة بالبر و تبجيل، درة صاحب الوحى و التنزيل، جدها الخليل، ومادحها الجليل، وخاطبها المرتضى بأمر المولى جبرائيل۔ (كتاب المناقب)

۳- علامہ ابن شہر آشوب کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ اقوال کے اعتبار سے صدیقہ احوال کے اعتبار سے مبارک اور افعال کے اعتبار سے پاکیزہ، عدالت کی حیثیت سے بے داغ، قول کے اعتبار سے راضی، اور دلالت اس پر کہ ان سے بھی راضی ہوا ان کا خدا، شفقت کے اعتبار سے منفرد، نفقہ کے اعتبار سے شریف، صدقہ کرنے میں سیدۃ، مکان کے اعتبار سے محفوظ، زمانے بھر کی بتول، احسان کے سبب زہراء، پردے میں مریم کبریٰ، اور رازوں کو روکنے والی، اور نیکی میں فاطمہ، نور یہ ثابت گواہی سے، عبادت کرنے میں بالکل آسمانی، زہد کا شوق رکھنے والی، والادت کے اعتبار سے عذراء خالص زاہدہ، عفیفہ واطاعت گذار، شریف وتہجد گذار، عورتوں کی سردار، اللہ کے چہیتے کی چہیتی، جنت کے خزانوں کو چھپانے والی، اللہ کی منتخب بندی،

خیر رسل کی بیٹی، سید الخلائق کی آنکھ کی ٹھنڈک ، ساری عورتوں کی سردار عورتوں کی ایک کڑی، یوم جزا میں عرش کے سامنے فریاد کرنے والی، نبوت کا پھل، ائمہ کی ماں، امت کی شفاعت کرنے والے کے دل کی کلی، زہراء محترمہ، بڑی عزت وغیرت والی، سفید پوش ، عذراء وبتول، عورتوں میں چھٹی، سید انبیاء کی وارث، سید الاوصیاء کا قرینہ، فاطمہ الزہراء صدیقہ کبریٰ، روح مصطفیٰ کا سکون، آزمائشوں کو جھیلنے والی بغیر کسی شکایت وگھبراہٹ کے تکلیف برداشت کرنے والی، طوبیٰ کے درخت کی حامل، اور وہ جن کی اور جن کے شوہر اور جن کی اولاد کے لیے سورہ ھل اتیٰ نازل کی گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی، وصی کی زوجہ، سبطین کی ماں، اماموں کی دادی، مفقود سیدہ، کریم مظلوم وشہید نیک سیدہ، آخرت اور دنیا کی عورتوں کی سردار، علی مرتضیٰ کی اہلیہ، منتخب شخص کی ماں اور مصطفیٰ کی صاحبزادی، مریم کی ہم پلہ، سب سے مکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی، ہر شر سے محفوظ، ہر خیر کا علم رکھنے والی، جس کی تعریف انجیل میں کی گئی، جس کو نیکی اور جلالت و برکت سے متصف کیا گیا، صاحب وحی وقرآن کی موتی ، جس کے دادا خلیل، اور جس کی مدح کرنے والا جلیل، اور جن کا پیغام دیا مرتضیٰ نے مولیٰ کے حکم سے جبریل کے ذریعہ۔ (کتاب المناقب)

ھی الزھراء رض

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم

اللهم صلى الله سيدنا محمد الفاتح لما اغلق والخاتم لما سبق ناصر الحق بالحق والهادى الى صراطك المستقيم و على اله حق قدره ومقدار العظيم۔

هى الزهرة الباهرة الطاهر ة السيدة البديعة المليحة قلب القلب المحمدى و سر السعادة السرمدى بضعة الرؤوف الرحيم، وكنز الحاء والميم فى الحواميم، وشعبة منه منحة الصراط المستقيم حبيبة أ بيها وأمه و قرة عينه بتول الله المتجلية على الخلق رجلا وكيف لا ؟؟ وهى الشريفة من كل نسب وسبب وقرابة فهى بنت من ؟؟ أم من؟؟ زوج من ؟؟؟!

حازت كل الفخار والمجد الكريم العظيم الشريف المقدس، زهرة القلب، وحلة لأ بناء الطاهرين، منجم الرجال، وفلك الجمال واكمال أرض الميلاد الطيب،أ صل أصول الشجر المبارك، والزيتونه المحمدية، والنجم الملازم للبدر الأ تم، السائرة الناضرة الناظرة البادرة العاطرة، كمال البدور، والظل فى الارض البادئة بالمجد والنور، لو لوة التاج الزمردى وفص الحكمةالمحمدى، وكنز الفخار الأحمدى، شطر الكرم بتول الأ مم،عرش القلب المنير، وباب الرضا، وسر الغضب وحصن النجاة، و قرب المودة، وعز الأ صول و بنت الرسول،فرط المحبة، وطمس الولاية وشرف ترف العارفين بالطواسين، وفم الدرر، فلك مدارأسرار المدينة، وأرض

رحب لب الحقیقة المکینة، و شمس نجاة فلاة الأ حرار، حنین أ نین الزرع لـلأ مطار، زاد المؤ نة و المعؤنة المصو نة للشفاعة و بدر فخر شکر الطاعة،أ صـل حـکـمة نـعـمة رحـمة الـلــه عـلی العباد، ومداد مد الزاد و سر البلاد الـمـفتـو حة، آیة غـایة بـدایة کـفایة الأمان، وإشراقة عنایة جناب صاحب الامتـنـان، مکتملة الأ رکان قائمة البنیان بأن المودة فی القربی، و سر الماء الـمطهر للکون بفخر ویطهر کم تطهیراویسقون فیها، لأ نها فیها ومن فیها بـأ خـذالـزهر الروائح والعطور، وتقاسیم الصبایا والحور والبدر من جناب مهـاب الـطـلـعة الـفاطمیة أ حسنت حنسا فأ نجبت حسنا ، قطب الزمان وفخر الأ مة و کاشف العمة، و قاتل الفتنة ومصلح الفئتین۔

وحسـت بحس أ بیها فأحتست حسوة شهید الدین فکان الحسین، امام المجاهدین،وإیوان الدین و عمدة الصابرین۔

وزانـت وأزدانـت بـزی النبی فأنت بهازی نبی، صاحبة الشوری والـمشورة والطلعة البهیة المجللة بالجلال والکمال والدلال، حنان الأم، ونور البدر الأ تم، أم أهل المعارف والعوارف۔

و کیف لاوالـفـاطـمیة فـطمتهم علی حب الرحمن و نور القرآن، وریـق الـنبـی الـعـدنان،فکانت الأرض الطمیة الزهراة بأ ز هار الربیع الزهر بأنوار الحبیب۔

شبـت علی شبة فتشابهت فی الذات والصفات والآیات حتی اذا مشـت تـمشـی کـما یمشی، و تطوی لها الأ رض طیا، وتسقی من بحور النور ریا، ملکة مملکة الحسان و بدور الزمان، وسیدات الحسن والجمال الفتان بقدیم ندیم الشکر والایمان،سلطانة الزهد والطعاء، سیر الباء والفاء ولـطـاء والهـاء میـم الـمحاسن ، وحسن المحامد وحمد الآلاء اکسیر الا صـطفاء من حازت أ علی مراتب الاجتباء فعذریا جناب العالی الغالی، وأم

الـغوالى، يا سنا الاشراق فى أفاق صباح امة المسلمين ، يابنت من أمنه ربه عـلـى هـذا الدين، يازوج ولى المئومنين، يا أم الحسنين الكوكبين النيرين، وأم الـزيـنبية البـرزخ بين الأخوين، أمان الدين ومودة رسول رب العالمين، فـمـن أكـون حتـى أ سـطـر حروفا فى مدحك يا زهراء الأ باء والأ بناء، و ترياق السماء لكل داء۔

غـلبـنـا الـحـنيـن الى نبينا، و قربى نبينا، واسم نبينا وظل نبينا علم نبيـنا، وحلم نبينا ورحمة نبينا،وأ نتى يامن أنتى بنت نبينا، يا سيدة النساء يا زهـراء عـليك الســلام مـن الأرض الى السماء بعدد ذرات الرمال وقطرات الـمـاء، وزرع الـنـمـاء ونـور الـضيـا وصـلاة عليك يا أ با الزهراء، يا برزخ الشرف البديع الممكون بالكاف والنون يا قرة عين الأ يام والليالى وفيض عـرض مـدالأ وامـر الـعـوالـى، يا باب نجاح فلاح الدارين، ومظهر سعادة ميـلاد بـلاد الكرم والدين، يا دولة صولة جولة المجد والتمكين وسحاب مـطـر الـرحـمة الـنابتة لأ رض قلوب العارفين، وندى مدى فلك رأفة علام الـغيـوب ان شـاء الـله و بأ مر الله و بفضل الله تقول يا رب أ متى أمتى ، و يقول سبحانه يا حبيبى رحمتى، رحمتى وعلى آلك وصحبك وسلم۔

یہ ہیں زہراءؓ

اے اللہ درود بھیج سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کہ عرصہ کے بعد نبوت وحی کے سلسلہ کو شروع کرنے والے پہلی تمام نبوتوں کو ختم کرنے والے ہیں، حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں، آپ کے صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں اوران کی آل پر انہیں کی مقدار عظیم کے مطابق درود بھیج ۔

یہ روشن وخوشنما پاکیزہ وخوبصورت وانوکھی سیدہ فاطمہؓ ہیں، یہ قلب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل اورسعادت سرمدی کا راز ہیں، یہ رؤوف ورحیم کی لخت جگر ہیں،

حاءمیم کا خزانہ ہیں، صراط مستقیم کے عطا ہونے کا ایک شعبہ ہیں، اپنے والد کی چہیتی ہیں، ان کا لقب ام ابیہا یعنی اپنے والد کی اصل چیز ہے، ان کی آنکھ کی ٹھنڈک ہیں، وہ اللہ کی بتول ہیں اور واضح طور پر مخلوق میں تمام لوگوں پر ظاہر ہے، اور کیسے نہ ہو وہ اشرف ومکرم ہیں نسبت وسبب قرابت کے اعتبار سے، وہ بیٹی کس کی ہیں، اور ماں کس کی ہیں اور بیوی کس کی ہیں۔

ان کے اندر تمام مجد وکرم و بزرگی وشرافت و کرامت مجتمع ہے، وہ دل کی خوبصورتی ہیں، وہ پاک ومکرم بیٹوں کو جمع کرنے والی ہیں۔ لوگوں کو چمکانے والی، جمال وکمال کا آسمان، پاکیزہ ولادت کی سرزمین، مبارک درخت کی جڑوں کی جڑ، گویا وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے زیتون کا درخت ہیں، اور وہ ستارہ ہیں جو مکمل چودہویں کے چاند کو پکڑے رہتا ہے۔ چلنے والی شگفتہ حفاظت کرنے والی خوشبو دار ہیں، چودہویں کے چاندوں کو مکمل کرنے والی ہیں، بے آب وگیاہ زمین میں مجد ونور کے سبب سایہ ہیں، زمردی تاج کا لولوء موتی ہیں اور حکمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھولنے والی ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام فخروں کا خزانہ ہیں، کرم کا حصہ ہیں، تمام امتوں کی بتول ہیں، قلب منیر کا عرش ہیں، رضا کا دروازہ ہیں، غضب کا راز، نجات کا قلعہ، محبت کی قربت، اصول کی عزت، رسول کی بیٹی، محبت میں حد سے گذرنے والی، ولایت کو ڈھانپنے والی، عارفین کے برابر شرف وعزت میں، اور موتیوں کی موتی، اسرار مدینہ کے مدار کا آسماں، اور وہ زمین کہ جس کے اندر بہت سے حقائق پوشیدہ ہیں، شرفاء کی وادی کے لیے نجات کا سورج، بارش کے لیے کھیتی کی آہ کا شوق، شفاعت کے لیے معاون ومددگار اور توشہ، طاعت وشکر اور فخر کا چاند، بندوں پر اللہ کی رحمت وحکمت ونعمت کی اصل، زاد کو بڑھانے کا ذریعہ، بلاد مفتوحہ کا راز، امان کی کفایت وابتدا اور غایت کی نشانی، صاحب احسان کی عنایت کو روشن کرنے والی، ارکان کو مکمل کرنے والی بنیادوں کو قائم کرنے والی اقرباء میں محبت کی امانتداری کے ذریعہ ویطھرکم تطھیرا کا فخر بننے کے لیے ماء مطہر کا راز، جس میں ان سب کو پلایا

جائے، اس لیے کہ جو بھی اس میں ہے وہ خوبصورت و پاکیزہ خوشبو لیتا ہے۔ حضرت فاطمہؓ کی ہیبت ناک جناب سے محبت و روشنی تقسیم ہوتی ہے، انہوں نے حسن میں مزید حسن کا اضافہ کیا تو حسنؓ کو جنم دیا، جو کہ زمانے کے قطب اور فخر امت ہیں، بدلی کو چھانٹنے والے اور فتنہ سے جنگ کرنے والے اور دو گروہوں کے درمیان مصالحت کرنے والے ہیں۔

انہوں نے اپنے ابا محترم کے احساس سے محسوس کیا تو انہوں نے دین کے لیے شہید ہونے والے یعنی شہادت کا گھونٹ پینے والے کو محسوس کر لیا اور وہ حسینؓ تھے، جو مجاہدین کے امام اور زاہدین کے لیے بدر منیر ہیں، دین کا مرکز اور صبر کرنے والوں کے ستون ہیں، انہوں نے آراستہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیئت سے مزین ہوئیں تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیئت میں آئیں، شوریٰ ومشورہ والی ہیں، ہیبت وجلال و جمال وکمال وعظمت والی ہیں، چودھویں کے مکمل چاند کا نور، ماں کا شوق ہیں اہل معارف وعوارف کی ماں ہیں۔

اور کیوں نہ ہو حفاظت ان کو محفوظ کر دیا اللہ کی محبت اور نور قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا جوئی میں، تو وہ نوخیز وشاداب خوشنما زمین کے مانند ہیں جن میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار کے پھولوں کی فصل ربیع نظر آرہی ہے۔

وہ مشابہت کی جوانی کے ساتھ جوان ہوئی تو وہ ذات وصفات وآیات میں مشابہ ہوئیں، یہاں تک کہ وہ ویسے ہی چلتی ہیں جیسے آپ چلتے تھے اور ان کے لیے زمین سمٹ آتی ہے، وہ نور کی سمندر سے سیراب ہو کر پیتی ہیں، وہ نور وخوبصورتی کی مملکت کی ملکہ ہیں، جمال و بہار وحسن کی مظہر خواتین میں نمایاں ہیں، شکر وایمان کی بندی، زھد وعطا کی ملکہ، ف ط ہ کا راز، محاسن کی میم، محامد کی ح، انتخاب کی اکسیر نعمتوں کی تعریف اور وہ جس نے اجتبائیت وپسندیدگی کے تمام اعلیٰ مراتب کو اپنے اندر جمع کر لیا۔

معذرت اے بلند وبالا کارناموں والی اور امت مسلمہ کو روشن کرنے والی

ضوفشاں، اور اے اس شخصیت کی بیٹی جس کو اللہ تعالیٰ نے اس دین کا امین بنایا اے مسلمانوں کے ولی کی زوجہ اے حسنین کی والدہ محترمہ جو کہ دونوں روشن ستارے ہیں، اور زینبؓ کی والدہ جو دو بھائیوں کو جوڑنے والی ہیں، دین کی امان اور رب العالمین کے رسول کی محبت، اور میں ہوں کون کہ میں آپ کی مدح میں چند سطریں لکھوں اے آباء و اولاد کی زینت و جمال اور ہر مرض کے لیے آسمان کا تریاق۔

ہم پر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شوق غالب آ گیا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ و علم اور حلم اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا شوق غالب آ گیا، اور آپ بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ہیں آپ پر سلامتی ہو زمین سے آسمان تک ریت کے ذروں اور پانی کے قطروں کے بقدر، بڑھنے والی کھیتیوں اور سورج کی روشنی کے بقدر اور درود ہو آپ پر اے زھراء کے والد محترم اے کاف و نون کے خوبصورت شرف کو جوڑنے والے اے زمانے کے آنکھوں کی ٹھنڈک اور اوامر و بلند کارناموں کے پیش آنے کا فیض اور اے فلاح و دارین کے ضامن، اور اے شرافت و دینداری کی سعادت کو جنم دینے والے، اور اے مجد و تمکین کی دولت رکھنے والے، اور عارفین کے دلوں پر رحمت کی بارش برسانے والے بادل، اللہ کے پاس اللہ کے حکم سے اس کے فضل رحمت و شفاعت کرنے والے کہ آپ کہیں گے اے رب میری امت میری امت اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے حبیب میری رحمت میری رحمت، درود و سلام ہو آپ پر آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر۔(ڈاکٹر عبدہ یمانی)

آپ کی شانِ اقدس میں منظوم نذرانۂ عقیدت

أهل الكساء

للشاعرة ندى الرفاعي

ان زهــا الـفـضل وزان الشرفـاء انـمــا مـجـمـعـه أ هل الكسـاء

مــن بــقــرآن عـظيـم ذكـرهـم وحــديــث مـن بشيـر الأ مـنـاء

مـن كسـا الـطهـر عليهم قد غدا جـلـل الـنـور سـمــاهم والثنـاء

مـن اليهـم ســار دربـی وانتهـی حبهـم خــالـط روحی والدمـاء

فـرسـول الـلــه بــالحسنی أ تی صاحب المعراج فی أ علی سماء

حبـــه مـن حبهـم عيـن الـرضـا انهـم أ هـل الـمـعــالــی والعلاء

هـم كبـار الـقوم من صفو التقی فهـنيـئــا آل بيـت ذا اصـطـفـاء

بـخـطــاهـم نـقـتـفی نبع الهدی مـن رحيـق الـزاد عـون الخلصاء

(نوٹ: -اہل کسا سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت فاطمہ، حضرت علی اور حضرت حسین علیہم اسلام ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چادر کے نیچے لے کر دُعا فرمائی تھی۔)

اہل کساء

شاعرہ ندی الرفاعی

☆ اگر فضل روشن ہو اور شرفاء مزین ہوں اس فضل کے سبب تو اہل کساء ان سب کے مجمع فضائل ہیں۔

☆ جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور امانت داروں کو بشارت دینے والے کی حدیث میں۔

☆ جس نے ان پر پاکیزگی کی چادر ڈالی تو ان کو نورانی بلندی اور تعریف و توصیف عطا کی۔

☆ وہ جن تک جا کر میرا راستہ ختم ہو جاتا ہے کہ ان کی محبت میرے خون اور میری روح میں شامل ہوگئی ہے۔

☆ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکیوں کے ساتھ آئے اور صاحب معراج آسمانی کے سب سے بلند مقام پر آئے۔

☆ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بھی ان حضرات کی محبت سے ملی ہوئی ہے اور اسی میں اصل رضا ہے اور یہ لوگ بڑے کارناموں اور مرتبوں والے ہیں۔

☆ وہ بہت بڑے لوگ اور خالص متقی ہیں تو بڑے مبارک ہیں یہ منتخب اہل بیت۔

☆ ان کے نقش قدم میں ہم کو چشمۂ ہدایت ملتا ہے، مخلص محبت کرنے والوں کو تعاون اور زادِ سفر کی خوشبو ملتی ہے۔

سيدتنا الزهرا رض

مــايــقــول وينـظـم الشعـراء — كـل الـمـحـاسـن أنت يا زهراء

مـا الـقـول الا قــربة من شـاعـر — لتـعـمــه مـن فيـضك الأضـواء

فـالبـحـر أ نت و كل شاد غارف — أو تـغـرف البـحـر المحيط دلاء

أ نـت السـمـاء تـظـلـنا بجمالها — كــم هــام أ جـوائهـا الشـعـراء

يـا درة في خمسة أ هل الكسا — أ صــل و فـرع فيهـم الـحـوراء

هـم والـدزوج و فـرعـا طهر كم — حسـنـان مـنـكم منهما النجباء

مـا أ شـرقت بالعلم شمس هداية — الا ومـنـكـم نـور هـا الـوضـاء

مــالاح لـلار شــاد نجم سـاطع — الا و فـــى فـلك لـكـم مشـاء

كـلا ولا سـلك الـطريق مجاهد — الا وأنتــــم ســـــنة غــــــراء

يـا بـضـعة الـمـختـار أنـى ترتقى — لـمـقـامك الـعالى الكريم نساء

أ نى يساوى الجز ء من خير الورى — بســواه أ نـى تستـوى الأ جـزاء

طهـرت قـلبـى بـالتحدث عنكم — فـأ تـاه مـن نـور الحديث صفاء

و سـعيـت بين اكل أحمل دعوة — أ نتـم جـمـــال أ صـولهـاالبنـاء

و قد اتخذت جمالكم لى مذهبا — فبـــه يـزول البـؤس والـضـراء

وبـــه أنــــال رعـــاية و هـداية — و يـعـم جسـمـى والفواد شفاء

ربـاه انـى طـامـع فـى وصلهم — دنيـا وأخـرى والـقبول رجـاء

ويـمـدنـى الـرحـمـن منه بفضله — فهـو الـكـريـم وشـانـه الاعطاء

مـولاى صـلـى الـلــه النبى وآلـه — وهـــب السـلام يـعـمـه الاثـراء

سیدہ زہرا ؓ

شعراء کیا کہیں گے اور کیا نظم کریں گے کہ آپ کے اندر تو تمام محاسن وخوبی جمع ہیں اے زہراء۔

☆ جو بھی بات ہے وہ شاعر کی قربت کی عکاس ہے تا کہ آپ کے فیض کی روشن کرنیں اس تک بھی پہنچ جائیں۔

☆ تو آپ سمندر ہیں اور ہر تعریف کرنے والا چلو لینے والا ہے تو کیا تم بحر محیط سے چلو بھر پانی لے رہے ہو۔

☆ آپ وہ آسمان ہیں جو اپنے جمال سے سایہ دیتا ہے اور کتنے ہی شعراء اس کی وسعتوں میں گم رہتے ہیں۔

☆ اے پانچ اہل کساء کے درمیان قیمتی موتی اصل وفرع سب ان میں ایک ساتھ جمع ہیں۔

☆ ان میں والد، شوہر اور حسنین جن کو اللہ نے پاک کیا اور ان سے شرفاء کی نسل چلی۔

☆ علم کے ذریعہ ہدایت کی کوئی روشنی نہیں پھوٹی مگر یہ کہ اس سورج کی روشنی آپ تک ضرور پہنچتی ہے۔

☆ رشد وارشاد کا کوئی ستارہ نہیں روشن ہوا مگر یہ کہ آسمان میں آپ لوگ چلتے ضرور نظر آئے۔

☆ ہرگز کوئی مجاہد راہ نہیں چلا مگر وہ آپ کی روشن سنت پر عمل پیرا ہوا۔

☆ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لخت جگر آپ کے بلند وبالا اور باعث شرف مقام تک عورتیں کہاں پہنچ سکتی ہیں۔

☆ بہت سے اجزاء مل کر بھی مخلوقات میں سب سے بہتر کے ایک جزء کی برابری کہاں کرسکتی ہیں۔

☆ آپ لوگوں کے متعلق گفتگو کر کے ہم نے اپنے دل کو پاکیزہ کیا ہے کہ اس نورانی گفتگو سے روشنی ملتی ہے۔

☆ میں نے دعوت کو سب تک پہنچانے کی ٹھانی ہے کہ آپ لوگ ان کے تعمیری اصولوں کا جمال ہیں۔

☆ اور میں نے آپ لوگوں کے جمال کو اپنا مذہب بنالیا ہے کہ اس سے تنگی اور نقصان دور ہو جاتے ہیں۔

☆ اور اس کے ذریعہ مجھے مراعات و ہدایت نصیب ہوتی ہے اور جسم کو توانائی اور دل کو شفا ملتی ہے۔

☆ اے ان کے رب کریم میں ان لوگوں کے وصل کا حریص ہوں دنیا وآخرت میں قبولیت کی امید کرتے ہوئے۔

☆ اور رحمٰن ان کے واسطہ سے اپنے فضل کو مجھ پر عام کرتا ہے اور وہ تو کریم ہے اس کی شان ہی عطا ہے۔

☆ اے اللہ درود بھیج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اپنے سلام سے ان سب کو مالا مال کر دے۔

یوم السرور بمولد الزهراء رضؓ

یـــا یـــوم مـولـد فـــاطـم الـزهـراء
یـا صبـح شـمـس الاٗ لفیك غنائی

فیك السنــا عـم الـقـلوب مذکرا
یـوم السـرور الـصـفـوة البشـراء

سـعـد ان ذاك الـعـام کـانـا للنبی
حـل الـنـزاع ومـولـد الـزهـراء

سـعـد ت قـریـش باکتمال بناء ها
وبـفـاطـم سعدت ذری الأ رجاء

حـفـل أ قیـمت فی السماء أ صوله
فتبـادل الأ مـلاك کـأ س ثـنـاء

الـکـون یشهـد انهـا اشـراقة
و سـعـادة الآ بـاء بالأ بناء

بـنـت تـصـدت لـلـطـغـاة بمکة
اذبـارزوا الـمـختـار بـالایـذاء

و تـکبـدت عـب ء الـحیـاة بقوة
زمـنـا ومـا کـانـت مـن الـضعفاء

والـلـه زوجهـا عـلیـا مـن نـمـا
فـی حـصـن أ حـمد سید الکرماء

قـد شـاء الهـنـا لـعـنـایة
سبـقـت لبیـت کـرامة وإبـاء

وسـلوا الحوادث عن عظیم فعالها
هـل مثـل فـاطـمة ببـنـت نسـاء

وسلوا الا مومة یاتری هل کحلت
عیـنـا حـنـان بـعـدهـا بـوفـاء

تـالـلـه لیـس کـمثلهـا أ بدا فقد
فـاقـت نسـاء الأ رض والجوزاء

هـی فـاطـم الـحوراء بنت خدیجة
هـی زوج سیـدنـا أ بـی الغـربـاء

أ م لـحسینـین الـکـرام و عتـرة
بهـم الـقبـول لـجـنسـنـا الخطـاء

هـی فـاطـم الزهراء من رسمت لنا
مـعـنـی الـعـفـاف وحجة البلغـاء

بـر فـاتهـا خبـر أتـی یـحکی لنا
عـلـم البتـول وحـکـمة الحکماء

فسـلـوا المروء ة کلها هل فضلت
الا فـاطـمة لـدی الـفـضـلاء

يـابـنـت طـه أ نتك مـنى أ حرف   تـرجـوالـوصـول وحلية الصلحاء
مـاقـلـت شيـئـا فـالسجـايـا جمة   تـربـو عـلـى الأ على دباء والشعراء
أ زكى الصلاة على أ بيك المصطفى   والآل كـــل صبيـــحة ومســـاء
والـصـحـب ولأ زواج ثـم لفـاطم   فهـى الـسـرور لـصـفـوـة البشـراء

حضرت فاطمہؓ کا یوم ولادت خوشی کا دن ہے

☆ اے فاطمہ زہراءؓ کی ولادت کے دن اے اہل بیت کے سورج کی صبح تیرے سلسلہ میں میرے یہ اشعار ہیں۔

☆ تیری بلندی تمام دلوں میں یاد بن کر عام ہوگئی خوشی کے دن خالص خوشخبری کے سبب۔

☆ وہ سال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دو وجہوں سے سعادت مند ہوا کہ نزع حل ہوا اور فاطمہؓ کی ولادت ہوئی۔

☆ قریش کو اس کی تعمیر کے مکمل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور فاطمہؓ کی ولادت کی سعادت ملی جو امیدوں کی چوٹی پر پہنچ گئیں۔

☆ آسمان پر ایک محفل منعقد ہوئی جس میں فرشتوں نے ان کی تعریف کا آپس میں تبادلہ کیا۔

☆ کائنات کی شہادت ہے کہ وہ روشن کارناموں والی ہیں اور والدین کی سعادت اولاد کی نیک بختی میں ہوتی ہے۔

☆ وہ بیٹی کہ جب مکہ مکرمہ میں سرکشوں نے احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچانی چاہی تو وہ آڑ بن گئیں۔

☆ زندگی کی تھکن و تکلیف کو پوری قوت سے ایک زمانے تک جھیلتی رہیں جبکہ کمزور نہیں تھیں۔

☆ باخدا ان کے شوہر علیؓ ہیں جن کی پرورش شریفوں کے سردار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی آغوش وحفاظت میں ہوئی۔

☆ ہمارے معبود برحق نے یہ توجہ اس لیے فرمائی کہ اس گھر کو پہلے ہی کرامت نصیب ہو چکی تھی۔

☆ حوادث زمانہ سے پوچھو ان کے بلند پایہ کارہائے نمایاں کے متعلق کیا عورتوں میں فاطمہؑ سی کسی کی بیٹی ہے۔

☆ اور اے دیکھنے والے کسی ماں سے پوچھو کہ کیا ان کے بعد آنکھوں میں کسی کی وفا کا سرمہ لگایا گیا ہے۔

☆ بخدا ان کے مثل کوئی نہیں ہوسکتا کہ وہ روئے زمین کی عورتوں اور جوزاء نامی آسمان کے ایک برج سے بھی فائق ہیں۔

☆ حضرات حسنین کی والدہ اور ان کے کنبہ کے سبب ہم ناقص لوگ بھی قبول ہو جائیں گے۔

☆ یہ ہیں فاطمہ زہراؑ جنہوں نے ہمارے لیے عفت کے معنیٰ اور بلیغوں کی دلیل کو متعین کیا۔

☆ مروت سے پوچھو کیا فضلاء کے یہاں بھی ویسے ہی پائی جاتی ہے جیسی فضیلت مروت سے فاطمہؑ کو حاصل ہے۔

☆ اے بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی شان میں میرے یہ چند حروف ہیں جن کے پہنچنے کی امید اور صالحین کا زیور بن جانے کی امید ہے۔

☆ میں نے تو ابھی کچھ بھی نہیں کیا ہے کہ اتنی زیادہ عادات وخصائل ہیں کہ ادباء شعراء کے لیے وہ بہت ہیں۔

☆ آپ کے والد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل بیت پر صبح وشام درود نازل ہو۔

☆ اور تمام صحابہ وازواج پر درود ہو اور فاطمہؑ پر درود کہ وہ خوشی ہیں خالص خوشخبری کی۔

أحبتي هذه أ بيات كتبتها فی دوحة العلم والأ دب سيدتنا فاطمة الزهرا رضی الله عنها و عليها السلام أ هديها لكل من تعلق بحبها علی كافة الأ فكار والمعتقدات،راجيا من الله تعالیٰ أن تعجب المتعلقين بحضرة النبی صلی الله عليه وآله وسلم و عدم اساء ة الظن بی فی أننی أريد أن أشعل فتيلة والا ختلاف وإننی محب وللمحب رجاء۔

طيبوا مجلسنا الخاتمه	واذكروا أم بيها فاطمه
شفوا سمعی بذكر الطهر من	شاء ها ربی تكون الراحمه
بحر علم سفن الفهم به	لم تزل يا صالح فيه عائمه
كيف لا والمصطفی والدها	و علی بابه كن لازمه
دوحتا مجد لكل الأ عصر	بحسين وأخيه دائمه
وسری نورهما ياصاحبی	فی الذی والا همو للخاتمه
فلهذا المسر طابت حضرة	لم تزل بالحمد شكر اقائمه
و رجال الله فيها حضروا	ونجلت عنا هموم قاتمه
وتنادت كل أملاك السما	ها هنا قوم بطه هائمه

یہ اشعار ہیں جو میں نے مرکزِ علم وادب سیدہ فاطمہؑ کی شان میں کہا ہے، میں ان اشعار کو ہر اس شخص کو ہدیہ کرتا ہوں جو تمام افکار وعقائد کے ساتھ ان سے محبت کرتا ہو اللہ تعالیٰ سے امید کرتے ہوئے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل سے محبت کرنے والے کو پسند کرتا ہے، میرے متعلق یہ بدگمانی نہیں ہونی چاہیے کہ میں فتنہ واختلاف کو جنم دینا چاہتا ہوں، میں تو محبت کرنے والا ہوں اور محبت کرنے والا محض امید کرتا ہے۔

☆ مجلس کو خاتمہ کے اعتبار سے مبارک بناؤ اور ذکر کرو ام ابیہا فاطمہؑ کا۔

☆ میری ساعتوں کو مزین کرو اس پاکیزہ صفت کے ذکر سے جس کے متعلق میرے رب نے بھی چاہا کہ وہ رحم کرنے والی ہو۔

☆ اے آواز لگانے والے وہ علم کا سمندر ہیں کہ ان کو سمجھنے سے عقلیں اب تک قاصر ہیں۔

☆ اور یہ کیوں نہ ہو جبکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے والد (جو کہ شہر علم) اور علیؑ اس کے دروازے ہیں تو تم ان کو لازم پکڑو۔

☆ ہر زمانے کے لیے ہمیشہ حضرات حسنینؑ مجد و بزرگی کے مرجع و پیمانہ ہیں۔

☆ اے میرے دونوں ساتھیو میرا راز دونوں کا نور ہے اس کے سلسلہ میں جو خاتمہ کو جاری رکھنے کے لیے ہے۔

☆ اس راز کے لیے وہ ہمیشہ مبارک و موزوں رہیں اور برابر حمد و شکر کے ساتھ قائم رہیں۔

☆ ان کے پاس بہت سے اللہ کے بندے حاضر ہوئے اور ہم سے بہت سارے شدید غم کا ظہور ہوا۔

☆ تمام آسمان کے فرشتے پکارتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے لوگ یہاں ہیں۔

نشید فی حمی الزہراء رض

فـی حـمـی الـزھـراء نـحـن | مـن عـلـی الأ حبـاب تـحنو
یـــا مـــحبیھـــا فیھـــا | کـــلـــکـم فیھـا فـغـنـوا
فـــاطـــم "قـــلـــب" سـلیـم | فـــاطـــم "نـــور" عـــظیـم
یـــامـــحبیھـــا فھیـــا | بـعـضـکـم بـعـضـا فھـنـوا
فـــاطـــم" ام أ بیھـــا" | صـــار قـلبـی مـن سببیھـا
یـــا مـــحبیھـــا فھیـــا | بـقـبـولـی الـقـلـب مـنـو
فـــاطـــم جـــنة مـــأوی | ھـــی مـــن ھـــی سـلـوی
یـــا مـــحبیھـــا فھیـــا | ســـنتـــی فیھـــا فسـنـوا
فـــاطـــم أم الـــعـــلـــوم | ذکـرھـا یـجـلـی ھـمـومـی
یـــا مـــحبیھـــا فھیـــا | فـــاطـم فـی الـعـلـم فـن
فـــاطـــم "نـــعـــم البتـول" | فـــاطـم "بـنـت الـرسـول
یـــا مـــحبیھـــا فھیـــا | خـلـفـکـم أنـــس وجـن
فـــاطـــم"زوج عـــلـــی" | زوجھـــا خیـــر ولـــی
مـــن یـــو الیـــه یـــوالـــی | فیـــکـــم آل فـــمـــنـــو

فاطمہ زہراءؓ کے لیے ایک منقبت

☆ ہم فاطمہؓ کی حمایت وحفاظت میں ہیں،کون ہے جو احباب کا اشتیاق رکھتا ہے۔
☆ اے سب کے سب ان کے لیے محبت کرنے والو گنگناؤ۔
☆ فاطمہؓ بہت بڑے دل والی اور نور عظیم ہیں۔
☆ اے ان کے لیے آپس میں محبت کرنے والو، ایک دوسرے کو مبارک باد دو۔
☆ فاطمہؓ ام ابیہا کہ میرا دل ان کا اسیر ہے۔
☆ اے ان کے لیے محبت کرنے والے میرے دل کے قبول ہونے کا احسان مانو۔
☆ فاطمہؓ جنت کا ٹھکانہ اور من وسلوی ہیں۔
☆ اے ان کے لیے محبت کرنے والے ان کے سلسلہ میں یہی میرا مذہب ہے تم بھی یہی اختیار کر۔
☆ فاطمہؓ بحر علوم ہیں ان کا ذکر میرے غم میری پریشانیوں کو دور کر دیتا ہے۔
☆ اے ان کے لیے محبت کرنے والے فاطمہؓ علم میں ایک فن کا مرتبہ رکھتی ہیں۔
☆ فاطمہؓ کیا ہی خوب بتول ہیں فاطمہؓ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔
☆ اے ان کے لیے محبت کرنے والے تمہارے پیچھے انسان وجنات ہیں۔
☆ فاطمہؓ کے شوہر حضرت علیؓ ہیں اور وہ خیر ولی ہیں۔
☆ تو جوان سے دوستی کرتا ہے وہ دوستی کرتا ہے تمام آل سے، تمہارے لیے بہتر ہے کہ اہل بیت کے ساتھ بھلائی کرو۔

هـذه الـقصيدة اهديها لكل آل بيت المصطفى والسادة الأشـراف بـمـنـاسبة زواج مـولاتنا السيدة الزهراء عليها السلام بـابـن عـم الـمـصطفى۔ صلى الله عليه واله وسلم، فى مثل هذه الأيام المباركه، وظهور الائمة الأعلام۔

مـلاحـظة : اقتيست هنا آيةقرانية من سورة الكوثر وهذا الأ مر لا بأس به شرعا و ذوقاوقد سبقنى اليه الكثيرون۔

والـكـوثـر كـمـا هو معروف نهر فى الجنة، ولغة وزن فوعل التى تـدل هـذه وجـاء فـى مـعـظم التفاسير أن الكوثر هو السيدة الزهراء عليها سلام الله و سوف والله أسال أ ن ينال إعجابكم الكريم۔

یہ قصیدہ میں منسوب کرتا ہوں اہل بیت مصطفیٰ اور اشراف سادات کو اپنی سیدہ فاطمہ کی زواج کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی علیؑ سے ان ہی مبارک دنوں میں اور ائمہ اعلام کے ظہور کے وقت۔

نوٹ: یہاں میں نے ایک قرآنی آیت سورہ کوثر کا اقتباس لیا ہے، اس میں شرعی اور ذوق کے اعتبار سے کوئی قباحت نہیں ہے کہ مجھ سے پہلے سے لوگ ایسا کر چکے ہیں۔

اور کوثر جنت کی ایک نہر ہے جیسا کہ معروف ہے اور فوعل کے وزن پر ہے جو کہ صیغہ کثرت ہے، یہ صیغہ ہر شئی میں کثرت کے معنیٰ پر دلالت کرتا ہے۔

بہت سی تفسیروں میں آیا ہے کہ کوثر سیدہ فاطمہؑ ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ آپ اسے قبول فرمائیں:

انـــاأ عيـطيـنـاك الـكـوثـر　　　هــذا قــول الـمـولـى الأ كـبـر

نهـــر فـــى الـجـنة لايـنـكـر　　　هـو فـــاطـمة قــول يـوثـر

هــى بـضـعة مـن نـال الاسـرا　　　هــى بـنــت خديجة الكبـرى

هـــی أم أ ابیهــــاوالـــزهـــرا	و بتـــول أنـــوار تــــزهـــــر
أ بــدالــو لاهـــا مـــاکـــانـــا	آل بهـــمـــو نـــمـحـو الـــرانــا
فــخـــر أن نــمـد حهـــا الآنـــا	فبـــمـــو لـــد هـــا عبـد أکبـــر
یــامـــن قــام الــمـختــار لهـــا	عــطــفــا بعبیـد کــان لهـی
حـب الـحسـنیـن غـدا کنهی	بشــفـــا عتـکـم ذنبـی یـغـفـر
و صـلاۃ الله علہ ا لہا د ی	مـــن طـــاب بـــه ذاك الـوادی
آل صـــحـــب هـــم امـدادی	وو سیـــلتـــنـــا یـوم الـمـحشـر

☆ ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا یہ قول ہے اللہ عز وجل کا۔
☆ جنت میں ایک نہر ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکا۔
وہ فاطمہؓ ہیں کہ اسی قول کو ترجیح دی جاتی ہے۔
☆ یہ اس شخصیت کی بیٹی ہیں جن کو معراج نصیب ہوئی یہ خدیجۃ الکبریٰ کی صاحبزادی ہیں۔
☆ یہ ام ابیہا، زہراء بتول ہیں اور ایسے انوار ہیں جو کھلتے ہیں۔
☆ یقیناً اگر وہ نہ ہوتیں تو اہل بیت کا سلسلہ جاری نہ رہتا اور ہم اس بڑی چیز کو بھلا دیتے۔
☆ فخر کی بات ہے کہ اس وقت ہم ان کی مدح کر رہے ہیں تو ان کی ولادت عید اکبر ہے۔
☆ اے وہ شخصیت کہ جس چھوٹے سے بندے پر لطف وعنایت کے سبب احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے وہ یہی ہیں۔
☆ حضرات حسنین کی محبت میرا مقصد بن گئی ہے، آپ لوگوں کی شفاعت سے ہی میرے گناہ معاف کیے جائیں گے۔
☆ اللہ کا درود وسلام ہو اس ہادی پر اور اس پر جو اس وادی کو اختیار کر کے خوش بخت ہوا۔
☆ آل واصحاب ہی میری مدد کرنے والے ہیں اور یوم حشر میں میرا وسیلہ ہیں۔

تسبیحات حضرت فاطمہؓ

حضرت علیؓ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور فاطمہؓ کا جو حضورﷺ کی سب سے زیادہ لاڈلی بیٹی تھیں قصہ سناؤں۔شاگرد نے کہا ضرور۔فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھیں جس کی وجہ سے ہاتھ میں نشان پڑ گئے تھے اور خود پانی کی مشک بھر کر لاتی تھیں جس کی وجہ سے سینہ پر مشک کی رسی کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر کی جھاڑو وغیرہ بھی خود ہی دیتی تھیں جس کی وجہ سے تمام کپڑے میلے کچیلے رہتے تھے۔ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ غلام باندیاں آئیں۔میں نے فاطمہؓ سے کہا کہ تم بھی جا کر حضورﷺ سے ایک خدمت گار مانگ لوتا کہ تم کو کچھ مدد مل جاوے۔وہ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہاں مجمع تھا اور شرم مزاج میں بہت زیادہ تھی اس لئے شرم کی وجہ سے سب کے سامنے باپ سے بھی مانگتے ہوئے شرم آئی۔ واپس آ گئیں۔دوسرے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ کل تم کس کام کے لئے گئیں تھیں۔وہ شرم کی وجہ سے چپ ہوگئیں۔میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہﷺ ان کی یہ حالت ہے کہ چکی کی وجہ سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے اور مشک کی وجہ سے سینہ پر رسّی کے نشان ہوگئے۔ہر وقت کے کاروبار کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے ہیں۔میں نے ان سے کل کہا تھا کہ آپﷺ کے پاس خادم آئے ہوئے ہیں ایک یہ بھی مانگ لیں اس لئے گئیں تھیں۔بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہﷺ میرے اور علیؓ کے پاس ایک ہی بستر ہے اور وہ بھی مینڈھے کی ایک کھال ہے رات کو اس کو بچھا کر سو جاتے ہیں۔صبح کو اسی پر گھاس دانہ ڈال کر اونٹ کو کھلاتے ہیں۔حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹی صبر کرو۔ حضرت موسیٰ اور ان کی بیوی کے پاس دس برس تک ایک ہی بچھونا (بستر) تھا وہ بھی حضرت موسیٰؑ کا چوغہ تھا۔رات کو اسی کو بچھا کر سو جاتے تھے۔تقویٰ حاصل کرو اور اللہ سے

ڈرواوراپنے پروردگار کا فریضہ ادا کرتی رہواور گھر کے کاروبار کوانجام دیتی رہواور جب سونے کے واسطے لیٹا کروتو سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ خادم سے زیادہ اچھی چیز ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا میں اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے راضی ہوں۔ یعنی جو اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی رضا میرے بارے میں ہو مجھے بخوشی منظور ہے۔ یہ تھی زندگی دو جہاں کے بادشاہ کی بیٹی کی۔ (حکایات صحابہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب قدس سرہ)

علامہ شبلی نعمانی نے اس واقعہ کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے:

افلاس سے تھا سیدۂ پاک کا یہ حال — گھر میں کوئی کنیز نہ کوئی غلام تھا
گھس گئی تھیں ہاتھ کی دونوں ہتھیلیاں — چکی کے پیسنے کا جو دن رات کام تھا
سینہ پہ مشک بھر کے جو لاتی تھیں بار بار — گو نور سے بھرا تھا مگر نیل فام تھا
اٹ جاتا تھا لباس مبارک غبار سے — جھاڑو کا مشغلہ بھی ہر صبح و شام تھا
آخر گئیں جناب رسول ﷺ خدا کے پاس — یہ بھی کچھ اتفاق وہاں اذن عام تھا
محرم نہ تھے جو لوگ تو کچھ کر سکیں نہ عرض — واپس گئیں کہ پاس حیا کا مقام تھا
پھر جب گئیں دوبارہ تو پوچھا حضور ﷺ نے — کل کس لیے تم آئی تھیں کیا خاص کام تھا
غیرت یہ تھی کہ اب بھی نہ کچھ منہ سے کہیں — حیدرؓ نے ان کے منہ سے کہا جو پیام تھا
ارشاد یہ ہوا کہ غریبان بے وطن — جن کا کہ صفۂ نبوی میں قیام تھا
میں ان کے بندوبست سے فارغ نہیں ہنوز — ہر چند اس میں خاص مجھے اہتمام تھا
جو جو مصیبتیں کہ اب ان پر گزرتی ہیں — میں اس کا ذمہ دار ہوں میرا یہ کام تھا
کچھ تم سے بھی زیادہ مقدم تھا ان کا حق — جن کو کہ بھوک پیاس سے سونا حرام تھا
خاموش ہو کے سیدۂ پاک رہ گئیں — جرات نہ کر سکیں کہ ادب کا مقام تھا

یوں کی بسر ہر اہل بیت مطہر نے زندگی
یہ ماجرائے دختر خیر الانام ﷺ تھا

حدیث فاطمة بضعة منی

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''فاطمہ میرا ٹکڑا ہے''

(صحیح بخاری، رقم: ۳۵۱۰، صحیح مسلم، رقم ۳۶۶۵)

الفاظ حدیث

(۱) "فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی" فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔

(۲) "فاطمة بضعة منی یوذینی مااذاها و یغضبنی ما اغضبها" فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے اذیت دیتی ہے مجھے اذیت دیتی ہے اور مجھے غضبناک کرتی ہے جو چیز اس کو غضبناک کرتی ہے۔

(۳) "فاطمة بضعة منی یقبضنی مایقبضهاو یبطی ما یبطنها "فاطمہ میرا جز ہے جو اس کو ناگوار ہے مجھے بھی ناگوار ہے جو بات اس کو خوش کرتی ہے مجھ کو بھی خوش کرتی ہے۔

(۴) "فاطمة بضعة منی یو ذینی ما اذا ها و ینیصنی ما انبصها " فاطمہ میرا حصہ ہے جو چیز اس کو اذیت دے گی مجھ کو اذیت دے گی اور جو بات اس سے دشمنی کا سبب ہوگی میری دشمنی کا سبب ہے۔ تاج العروس نے لکھا ہے کہ میرے تعب کا سبب ہوگی۔

(۵) "فـاطـمة بـضـعة منى يرينبى مارا البها يوذينى ما آدها" فاطمہ میرا ہی ایک جز ہے جو فاطمہ کو دھوکا دے گا مجھے دھوکا دے گا اور جو چیز اس کو اذیت دے گی مجھے اذیت دے گی۔

(۶) "فـاطـمة بـضـعة مـنـى مـا يسعفنى ما يسعفها فى تاج العروس اى يـنـالـنـى مـاينا لها" فاطمہ میرا حصہ ہیں جو فاطمہ کو دکھ دے گا مجھے دکھ دے گا تاج العروس میں ہے کہ مجھے وہی صدمہ ہوگا جو فاطمہ کو ہوگا۔

(۷) "فـاطـمة شجة منى يبسطنى ما يبسطها ويقبضنى ما يقبضها" فاطمہ میری شاخ ہے جو اس کو خوش کرے گا مجھے خوش کرے گا اور جو بات اس کو ناگوار ہوگی مجھے بھی ہوگی۔

(۸) "فـاطمة مضغة منى فمن آذاها فقد اذانى" فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو ستائے گا مجھے ستائے گا۔

(۹) "فاطمة مضغة منى يقبضنى ما قبضها و يبسطنى ما يبطها" فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو بات اسے ناگوار ہے مجھے بھی ناگوار ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے مجھے بھی خوش کرتی ہے۔

(۱۰) "فاطمة مضغة منى يسرتى ما يسرها" فاطمہ میرا ہی ٹکڑا ہے اور جو چیز اس کو خوش کرتی ہے مجھے خوش کرتی ہے۔

وہ علماء اور محدثین جنھوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے:

صحاح ستہ اور دیگر کتابوں میں اختلاف الفاظ کے ساتھ یہ حدیث بھی علماء رجال نے نقل کی ہے ان حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱) ابن ابی ملیکہ متوفی ۱۱۷ھ نے جیسا کہ بخاری و مسلم کی روایت میں ہے اور ابن ابی ماجہ و ابن داؤد و احمد اور حاکم سے منقول ہے۔

(۲) ابو عمر بن دینار مکی متوفی ۱۲۵ھ نے جب کہ صحیحین بخاری و مسلم میں ہے۔

(۳) لیث بن سعد مصری متوفی ۱۷۵ھ جیسا کہ اسناد ابن ماجہ وابن داؤد اور احمد نے نقل کیا ہے۔

(۴) ابو محمد بن عینیہ کوفی متوفی ۱۹۸ھ جب کہ صحیحین میں ہے۔

(۵) ابونصر شم بغدادی متوفی ۲۰۵ھ جیسا کہ مسند احمد میں ہے۔

(۶) احمد بن یوسف یرلوغی متوفی ۲۲۷ھ جیسا کے صحیح مسلم و سنن ابن داؤد میں ہے۔

(۷) حافظ ابوالولید طیالیسی متوفی ۲۲۷ھ جیسا کے صحیح بخاری میں ہے۔

(۸) ابوالمعمر متوفی ۲۳۶ھ جیسا کہ مسلم مع میں ہے۔

(۹) قتیبہ بن سعید ثقفی ۲۴۰ھ ان سے مسلم اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۰) عین بن حماد مصری متوفی ۲۴۸ھ ان سے ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۱) امام الحنابلہ احمد متوفی ۲۴۱ھ نے اپنی مسند جلد ۴، صفحہ ۳۲۲، ۳۲۸ پر درج کیا ہے۔

(۱۲) حافظ بخاری ابوعبداللہ متوفی ۲۰۶ھ نے اپنی صحیح مناقب جلد ۵، صفحہ ۲۷۴ پر درج کیا ہے۔

(۱۳) حافظ مسلم قشیری متوفی ۲۶۱ھ نے اپنی صحیح فی الفضائل جلد ۲، صفحہ ۲۶۱ پر درج کیا ہے۔

(۱۴) حافظ ابوعبداللہ ابن ماجہ متوفی ۲۷۲ھ نے اپنی سنن جلد ۱، صفحہ ۲۱۶ پر درج کیا ہے۔

(۱۵) حافظ ابوداؤد سجستانی متوفی ۲۷۵ھ نے ابن سنن جلد ۱، صفحہ ۳۲۴ پر لکھا ہے۔

(۱۶) حافظ ابوعیسی ترمذی متوفی ۲۷۵ھ نے اپنی جامع جلد ۲، صفحہ ۳۱۹ پر لکھا ہے۔

(۱۷) حکیم ابوعبداللہ ترمذی محدث متوفی ۲۸۵ھ نے نوادرالاصول صفحہ ۳۰۸ پر درج کیا ہے۔

(۱۸) حافظ ابوعبدالرحمٰن النسائی متوفی ۳۰۳ھ اپنی خصائص صفحہ ۳۵ پر لکھتے ہیں۔

(۱۹) حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ مستدرک جلد ۴، صفحہ ۱۵۴، ۱۰۸، ۱۰۹ پر لکھتے ہیں۔

(۲۰) حافظ ابونعیم اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ نے حلیۃ الاولیا جلد ۲، صفحہ ۴۰ پر لکھا ہے۔

(۲۱) حافظ ابوبکر بیہقی متوفی ۴۵۸ھ نے سنن کبری جلد ۷، صفحہ ۳۰۷ پر لکھا ہے۔

(۲۲) ابوذکریا خطیب تبریزی متوفی ۵۰۲ھ نے مشکوۃ المصابیح صفحہ ۵۶۰ پر تحریر کیا ہے۔

(۲۳) حافظ ابوالقاسم بغوی متوفی ۵۱۰ھ نے مصابیح السنۃ جلد ۲، صفحہ ۲۷۸ پر لکھا ہے۔
(۲۴) قاضی ابوالفضل عیاض متوفی ۵۴۴ھ نے شفا جلد ۲، صفحہ ۱۹ پر تحریر کیا ہے۔
(۲۵) حافظ ابوالقاسم ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ نے اپنی تاریخ کی جلد ۱، صفحہ ۲۹۸ پر لکھا ہے۔
(۲۶) ابوالفرج ابن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ نے صفۃ الصفوہ جلد ۲، صفحہ ۵ پر لکھا ہے۔
(۲۷) حافظ ابوالحسن بن اثیر الجزری متوفی ۶۳۰ھ نے اسد الغابہ صفحہ ۵۲۱ پر لکھا ہے۔
(۲۸) سبط ابن جوزی حنفی متوفی ۶۰۴ھ نے تذکرہ میں صفحہ ۱۷۵ پر لکھا ہے۔
(۲۹) حافظ محبّ الدین طبری متوفی ۶۹۴ھ نے ذخائر العقبی صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے۔
(۳۰) حافظ ذہبی شافعی متوفی ۷۴۷ھ نے تلخیص المستدرک میں لکھا ہے۔
(۳۱) جمال الدین محمد زرندی حنفی متوفی ۷۵۰ھ درر السمیطن پر تحریر فرماتے ہیں۔
(۳۲) ابوالسعادات یافعی متوفی ۷۶۸ھ نے مراۃ الجنان جلد ۱، صفحہ ۶۱ پر لکھا ہے۔
(۳۳) حافظ نورالدین ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ نے مجمع الزواید جلد ۹ میں صفحہ ۲۰۳ پر لکھا ہے۔
(۳۴) حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۰۲ھ نے تہذیب التہذیب جلد ۱۲، صفحہ ۴۴۱ پر لکھا ہے۔
(۳۵) حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے جامع الصغیر میں لکھا ہے۔
(۳۶) حافظ ابوالعباس عسقلانی متوفی ۹۳۳ھ نے مواہب الدنیہ میں تحریر کیا ہے۔
(۳۷) قاضی ویار بکری مالکی متوفی ۹۶۶ھ تاریخ نے خمیس جلد ۱، صفحہ ۴۶۴ پر لکھا ہے۔
(۳۸) ابن حجر ہیثمی متوفی ۹۷۴ھ نے صواعق میں صفحہ ۱۱۲ پر تحریر کیا ہے۔
(۳۹) زین الدین مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ نے کنوز الحقایق صفحہ ۹۶ پر لکھا ہے۔

شرح حدیث:

حافظ قسطلانی نے فاطمه بضعة منی فمن اغصبها کے ضمن میں لکھا ہے کہ ایک روایت میں ''ویو ذینی ما اذھا'' وارد ہوا ہے۔

لوگوں نے کہا ہے کہ آنخضرت ﷺ کو کسی نہج سے اذیت دینا حرام ہے خواہ وہ کسی طرح بھی ہو اگر چہ اصلا مباح ہو۔ یہ بات آنخضرت ﷺ کے خصوصیات میں سے ہے۔(ارشادالباری فی شرح جلد ۶،صفحہ ۱۲۱)۔

علامہ نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا ہے کہ علماء کا فرمان اس حدیث کے بارے میں یہ ہے کہ ہر حال میں اور ہر طرح سے نبی ﷺ کو اذیت پہنچانا حرام ہے۔

علامہ مناوی نے فیض القدیر میں اس حدیث کے ضمن میں لکھا ہے کہ اس سے سہیلی نے یہ استدلال کیا ہے کہ جو بھی فاطمہ زہراؑ کو گالی دے گا وہ کافر ہے اس لیے کہ اس سے رسول ﷺ غضبناک ہوں گے اور یہ کہ فاطمہؑ شیخین سے افضل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب ام الفضل نے ایک خواب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک حصہ خود آپ کی آغوش میں آ گرا ہے تو ان کے خواب کی تاویل رسول اللہ ﷺ نے یہ بنائی کہ فاطمہؑ کے یہاں ولادت ہونے والی ہے۔ایک فرزند ہوگا جو میری گود کی زینت بنے گا اور امام حسنؑ دنیا میں آئے اور آپ کی آغوش کی زینت بنے۔جس نے بھی اب تک ذریت فاطمہؑ سے کسی کو دیکھا ہے وہ اسی بضعة الرسول کا بضعه ہے چاہے وہ چند واسطوں کے ساتھ ہو۔

اس سلسلہ میں جس نے بھی کچھ غور وخوض سے کام لیا اس کے قلب میں آپ کی جلالت کے وسائل واسباب مہیا ہوئے اور اس نے اپنے آپ کو آپ کے بغض سے محفوظ کرلیا کہ یہ لوگ ہمیشہ سے جلالت مآب رہے ہیں۔

ابن حجر کا کہنا ہے کہ اس سے یہ بات واضح ہے کہ جن کو اذیت پہنچانا خود مصطفیٰ ﷺ کی اذیت کا باعث ہے ان کو ستانا حرام ہے۔لہٰذا جس شخص نے بھی فاطمہؑ کے حق میں کوتاہی کی ہے اس کے اس عمل سے نبی ﷺ کو اذیت پہنچتی ہے۔

یہ خبر خود ایک شہادت ہے کہ فاطمہؑ کے لیے اس سے بڑی کوئی بات نہیں ہے کہ ان کے فرزند کو تکلیف پہنچائی جائے اور قاعدہ استقراء کہتا ہے جو بھی اس کا مرتکب ہوا

اس نے اسی دنیا میں عقوبت جھیلی ہے جبکہ آخرت کی سزا ابھی اس سے بھی کہیں سخت تر ہے۔(فیض القدیر جلد۴ ،صفحہ ۴۲۱)

شہاب الدین آلودی نے ابن عباس کے حوالے سے نبیﷺ کا فرمان نقل کیا ہے۔آپ نے فرمایا ہے کہ چار عورتیں اس دنیا میں تمام عالم کی عورتوں سے افضل اور سردار ہیں۔مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور ان سب میں فاطمہ سب کی سردار ہیں۔

میرا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ فاطمہ البتول اس امت کی اگلی پچھلی تمام عورتوں پر مقدم اور بافضیلت و باکمال ہیں کہ آپ جگر گوشہ رسولﷺ ہیں بلکہ دیگر جہتوں اور حیثیتوں سے بھی آپ سب سے افضل ہیں۔

اس سلسلہ میں کسی بھی سابقہ روایت پر سر دھننے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے ان روایت کو بنیاد بنا کر فاطمہؑ پر غیروں کو فضیلت دیدی جائے کسی بھی جہت یا کسی بھی پہلو سے۔مگر چونکہ بضعیت کل وجود کی روح ہے اور وہ تمام موجودات کے آقا ہیں بنا بریں ان کا مقابلہ ہم ہرگز کسی سے بھی نہیں کر سکتے۔''ارے کہاں ثریا اور کہاں دست محتاج''۔

یہیں سے سیدہ فاطمہؑ کی فضیلت اُم المومنین عائشہؓ پر بھی واضح ہو جاتی ہے جبکہ اس کے برخلاف اگرچہ بہت سے محققین نے نبیﷺ کے اس قول کے ذریعہ ان کی افضلیت پر استدلال قائم کرنا چاہا ہے بلکہ اپنے دوتہائی دین کو حمیراء سے لو خذو اقلثی دینکم من حیمراء۔

حلانکہ آپ جانتے ہیں اس احتجاج کا کیا حال ہے۔یہ خبر تو افضلیت حمیرا پر نص بن ہی نہیں سکتی اس لیے کہ زیادہ سے زیادہ اس حدیث میں جو بات ہے وہ یہ کہ ثابت کرتی ہے کہ حمیرا عالمہ ہیں اس لیے ان سے دوتہائی دین لیا جا سکتا ہے مگر ہرگز اس پر دلالت نہیں کرتی کہ کوئی دوسرا اس علم میں ان کا مماثل نہیں ہو سکتا جبکہ فاطمہؑ نبیﷺ کی

جگر پارہ ہیں یعنی انہیں کے وجود کا حصہ ہیں۔اب چونکہ نبی ﷺ کو علم تھا کہ فاطمہؑ میرے بعد زیادہ مدت تک اس دنیا میں نہیں رہیں گی کہ ان سے دین حاصل کیا جا سکے لہٰذا نبی ﷺ نے فاطمہؑ کے لیے ایسا کچھ بیان نہیں کیا اور اگر جانتے بھی تو نبی ﷺ شاید اس طرح سے کہتے کہ تم پورا دین فاطمہؑ سے ہی لینا علاوہ اس کے آپ کا وہ فرمان جس میں آپ نے فرمایا: انی تارك فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی...... النح" میں تمہارے لیے دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک قرآن دوسرے اپنی عترت۔ یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آ جائیں۔ یہ خبر خود ہی اس خبر کے برابر کھڑی ہے بلکہ اور زیادہ یہ کسی پر پوشیدہ بھی نہیں ہے۔

کیوں نہ ہو فاطمہؑ خود بھی عترت کی سردار ہیں۔(تفسیر روح المعانی جد۳ صفحہ ۱۵۵)

روزِ محشر شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا کی آمد کا منظر

اہل بیت اطہار کی ذواتِ مقدسہ تقدس کے احرام میں لپٹی ہوئی ہیں، وقار واحترام کی چادران کے سروں پر سایہ فگن ہے، شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا تو طہارت اور پاکیزگی کی علامت ہیں، چشم فلک بھی ان کے احترام میں جھک جاتی ہے۔ روایات میں مذکور ہے کہ حشر کے روز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آمد کا اعلان ہوگا تو اہل محشر سے کہا جائے گا کہ احترام سے اپنی نگاہیں جھکا لو، تصویر ادب بن جاؤ کہ شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا تشریف لانے والی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے۔

اذا کان یوم القیامة ناد مناد من وراء الحجاب یا اهل الجمع غضوا ابصاکم عن فاطمه بنت محمد صلی الله علیه وآله وسلم حتی تمر۔

(المستدرک للحاکم، ۳، ۱۵۳، رقم حدیث، ۴۷۶۸)

روزِ محشر (دفعتاً) کوئی منادی پردوں کے پیچھے سے اعلان کرے گا کہ اے حشر والو! اپنی نگاہیں نیچی کرلو کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (آرہی ہیں) حتی کہ وہ تشریف لے جائیں گی۔

شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا کا نام ہونٹوں پر آیا ہے تو اے چشم تصور! بہر احترام جھک جا، ذرا میدان حشر کے منظر کو دیکھ کہ سورج سوا نیزے پر آگ برسا رہا ہے۔ نفسا نفسی کا عالم ہے کوئی کسی کا پرسانِ حال نہیں، اہل محشر کسی سائبان کرم کے متلاشی ہیں، ہر پیغمبر کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں لیکن اللہ کے یہ مقرب بندے کسی

اور دروازے پر دستک دینے کی ہدایت فرماتے ہیں، اے چشم تصور! دیکھ پردوں کے پیچھے سے منادی کرنے والا کیا کہہ رہا ہے، سن! اہل محشر کو تاکیداً کہا جاتا ہے کہ شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں۔ خاتونِ جنت کی آمد آمد ہے۔ تصور ادب بن جاؤ، احترام سے اپنی نگاہیں جھکا لو اور دیکھو جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی حسنین کریمین رضی اللہ عنہ کی امی جان گزر جائیں، خبردار! اپنی نگاہیں نہ اٹھانا، تاریخ شاہد عادل ہے کہ تقدیس کی یہ چادر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاڈلی بیٹی کے سوا کسی اور خاتون کا مقدر نہیں بنی، یہ تقدس صرف اور صرف فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے خصائص کا حصہ ہے اور صرف انہی کو اس اعزازِ لازوال کا سزاوار ٹھہرایا گیا ہے۔

قصیده در حال جناب فاطمه زهرا سلام الله علیها
از علامه اقبال

مریم از یک نسبت عیسی عزیز
از سه نسبت حضرت زهرا عزیز
حضرت عیسیٰ کی اک نسبت سے ہیں مریمؑ عزیز
اور ہیں سہ نسبتوں سے فاطمہؑ پیہم عزیز

نور چشم رحمة للعالمین
آن امام اولین و آخرین
رحمت اللعالمین کی آنکھ کا ہیں آپ نور
جو امام اولین و آخرین ہیں باشعور

آنکه جان در پیکر گیتی دمید
روزگار تازه آئین آفرید
روح جس نے پیکرِ گیتی میں ڈالی ہے تمام
اک بنا کر کردیا قانون اس دنیا میں عام

بانوی آن تاجدار "هل اتی"
مرتضیٰ، مشکل کشا، شیر خدا
تاجدار ھل اتی کی ہیں شریک زندگی
مرتضیٰ مشکل کشاء شیر خدا یعنی علی

پادشاه و کلبه ای ایوان او
یک حسام و یک زره سامان او
بادشاہوں میں بھی اس گھر کی فقیری شان ہے
ایک تلوار اک زرہ مولا کا یہ سامان ہے

مادر آن مرکز پرکار عشق
مادر آن کاروان سالار عشق
اُن کی ماں ہے جن کو کہئے مرکز پرکار عشق
شبّر و شبیر ہی ہیں کارواں سالار عشق

آن یکی شمع شبستان حرم
حافظ جمعیت خیر الامم
ہیں وہی دراصل اک شمع شبستانِ حرم
امت خیر الامم کے ہیں محافظ باحشم

تا نشیند آتش پیکار و کین
پشت پا زد بر سر تاج و نگین
کی حسنؑ نے آگ ٹھنڈی نفرت و پیکار کی
تخت کیا تاج وحکومت پر بھی ٹھوکر ماردی

وان دگر مولای ابرار جهان
قوت بازوی احرار جهان
دوسرے لختِ جگر مولای ابرار جہاں
قوت اسلام ہیں بازوی احرار جہاں

در نـوای زنـدگـی سـوز از حسیـن
زندگی کے ساز میں اک سوز ہے شبیر سے

اهـل حـق حـریـت آموز از حسین
سیکھتے ہیں لوگ آزادی کی لے شبیر سے

سیـــرت فـــرزنـــدهـــا از امهـــات
نیک سیرت بچے بن جاتے ہیں ماؤں کے طفیل

جـوهـر صـدق و وفـا از امهـات
جو ہر صدق وصفا پاتے ہیں ماؤں کے طفیل

مـــزرع تسـلیـم را حـاصـل بتـول
فاطمہؑ ہیں مرضی داور کی کھیتی کا حصول

مـــادران را اسـوهٔ کـامـل بتـول
ماؤں کی خاطر ہے کافی اسوۂ بنت رسول

بهـر مـحتاجی دلش آنگونه سوخت
ہیں سخی ایسی کو محتاجوں کی خاطر بے گماں

بـا یهـودی چـادر خـود را فروخت
اپنی چادر بیچ ڈالی اک یہودی کے یہاں

نـوری و هـم آتشـی فـرمـانبـرش
جس کے زیر حکم ہیں جن بھی فرشتے بھی جناب

گـم رضـایـش در رضای شوهرش
اس کی مرضی مرضی شوہر میں گم ہے بے حساب

آن ادب پـــروردهٔ صبـــر و رضـــا
سایۂ صبر و رضا میں پرورش اس کی ہوئی

آسیـا گـردان و لـب قـرآن سـرا
ہاتھ میں چکی لبوں پر قرأت قرآن رہی

گـریـــه هـای او زبـالیـن بی نیـاز
استراحت خواب اور بستر سے ہوکر بے نیاز

گـوهـر افشـانـده بـدامـان نـماز
آہ وزاری اشک افشانی سے پڑھتی تھیں نماز

اشك او بـر چیـد جبـریـل از زمیـن
اُن کے آنسو اس زمیں سے چن کے جبرائیل نے

همـچـو شبـنـم ریخت بر عرش برین
ہر طرف مانند شبنم عرش پر بکھرا دئے

رشتـهٔ آئیـن حـق زنـجیـر پـاسـت
وہ تو کہئے حکم رب کی پاؤں میں زنجیر ہے

پـاس فـرمـان جـناب مصطفی است
مصطفیٰ ﷺ کا ہر گھڑی فرمان دامن گیر ہے

ورنـــه گِـرد تـربتـش گـردیـدمـی
ورنہ میں کرتا طواف تربت زہرا مدام

سـجـده هـا بـر خـاك او پـاشیدمی
اور اس کی خاک پر سجدے کیا کرتا دوام

☆نوٹ:- یہ منظوم ترجمہ پروفیسر عراق رضا زیدی، شعبۂ فارسی، جامعہ ملیہ، دہلی نے کیا ہے۔

ناشر

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)

موڈاسہ، گجرات، انڈیہ **Mo. 85110 21786**